سوال

نماز کی نیت بتائیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وضو، نماز، روزہ اور دیگر عبادات سے پہلے زبان سے نیت کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ بدعت ہے؛کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم زبان سے نیت نہیں کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے کسی کو بھی زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا، اور نہ کسی مسلمان کو اس کی تعلیم دی ہے۔ اگر یہ مستحب یا جائز ہوتا تو ضرور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیتے،کیونکہ اس عمل کی ہر روز صبح وشام ضرورت تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ (صحیح مسلم، الأقضیۃ: 1718).

جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں ہے وہ مردود (باطل) ہے۔

1. زبان سے نیت کرنا انسان کی عقل اور دین میں نقص پر دلالت کرتا ہے۔ دین میں نقص اس لحاظ سے ہے کہ بدعت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے ثابت نہیں ہے۔ عقل میں نقص اس طرح ہے کہ یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے کوئی کھانا تناول کرنا چاہ رہا ہو اور کہے کہ میں برتن میں ہاتھ ڈالنے اور اس سے لقمہ لینے کی نیت کرتا ہوں، وہ لقمہ اپنے منہ میں ڈال کر چباؤں گا، پھر اسے نگل لوں گا،تاکہ میرا پیٹ بھر جائے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ نرا احمق اور جاہل کہلائے گا۔

2. نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، جب انسان کو اپنے فعل کا علم ہو جائے تو گویا اس نے نیت کر لی۔ زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ زبان سے نیت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی انسان کے دل کے ارادے کو جانتا ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی